Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰	منگل ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ، ۱۷ شہادت ۱۳۶۹ہش، ۱۷ اپریل ۱۹۹۰ء	نمبر ۸۸

ایک اخبار کے ایڈیٹر کا اندازہ

"ایک بہت اہم ہندو اخبار کے ایڈیٹر ـــــ نے جماعت احمدیہ کے متعلق تمام زاویوں سے ایک اندازہ لگایا۔ گہرے سوال کئے اور آخر پر اس کا تاثر یہ تھا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ زمانہ جماعت احمدیہ کے غلبے کا زمانہ ہے"۔
(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ۔ الفضل ۵ اپریل ۱۹۹۰ء صفحہ ۵)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بڑی غلطی ہے۔ جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ ہمیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینان قلب حاصل ہو جبکہ دنیوی اور سفلی امور کے لئے محنت اور صبر کی ضرورت ہے تو پھر خدا تعالےٰ کو پھونک مار کر کیسے پاسکتا ہے۔ دنیا کے مصائب اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصائب کا سلسلہ دیکھو۔ کس قدر لمبا تھا، تیرہ سال تک مخالفوں سے دُکھ اُٹھاتے رہے۔ مکّہ والوں کے دُکھ اُٹھاتے اُٹھاتے طائف گئے۔ اور وہاں سے پتھّر کھائے۔ پھر اور کوئی شخص ہے جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خدا شناسی کی منزلوں کو طے کر لے؟"
(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۱۲)

"حقیقت میں جب تک انسان دعاؤں میں اپنے آپ کو اس حالت تک نہیں پہنچا لیتا کہ گویا اس پر موت وارد ہو جاوے اس وقت تک باب رحمت نہیں کُھلتا۔ خدا تعالےٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے۔ جب تک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا جوئی کی راہ میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہیئے۔ جب طلب صادق ہوگی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اسے محروم نہ کرے گا"۔
(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۱۳)

صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید سے پہلے ضروری ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ اُن سے راضی رہے

چند ضروری باتیں سنانی چاہتا ہوں وہ یہ کہ جنہوں نے روزہ رکھا ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ صدقۃ الفطر دیں۔ یہ حکم قرآن مجید میں ہے۔ آیتِ کریمہ کا ترجمہ ہے

"اور ان لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا (بشرط استطاعت) واجب ہے"۔

اور جو لوگ اس فدیہ کی طاقت رکھتے ہوں وہ طعام مسکین دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رنگوں میں اس کی (تشریح) فرمائی ہے اوّل یہ کہ انسان عید سے پہلے صدقۃ الفطر دے دوم جو روزہ نہ رکھے وہ بدلے میں طعام مسکین دے۔ دائم المرض ہو یا بہت بوڑھا یا حاملہ یا مرضعہ ان سب کے لئے یہ حکم ہے۔ سوم یہ کہ یہ الٰہی ضیافت کا دن ہے۔ پس ایمان لانے والے کو چاہیئے کہ کھانے

باقی صفحہ ۲ کالم ۴ پر

○ بہت سے بچوں اور بچیوں نے ایف اے/ایف ایس سی کے امتحانات دئے ہیں۔ آج کل بی اے/بی ایس سی کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ احباب تمام احمدی طلباء اور طالبات کی کامیابی کیلئے دُعا کریں۔

○ مکرم چوہدری آفتاب احمد صاحب فیروز والا کی والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب کوٹ عبدالمالک جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم غلام نبی صاحب (بہاولنگر) کی آنکھ کے دو اپریشن ہو چکے ہیں۔ پیرانہ سالی کی وجہ سے کمزوری بہت ہے احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کریں۔

○ محترمہ آمینہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری حبیب اللہ صاحب گورایا دارالعلوم غربی ربوہ مورخہ ۶ اپریل ۱۹۹۰ء کو مختصر علالت کے بعد الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئیں۔ بوقت وفات آپکی عمر تقریباً پینتالیس سال تھی۔ اسی روز جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد نماز مغرب بیت المبارک ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال نے نماز جنازہ پڑھائی۔ موصوفہ کی بیماری کے دوران ربوہ۔ فیصل آباد اور چک نمبر ۲۱۹، گنڈا سنگھ والا کے خدام نے خون کے عطیات پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء دے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ ، شہادت ۱۳۶۹ ہش ۔۔۔ ۱۷ ، اپریل ۱۹۹۰ء

ہماری مجلس مشاورت

احمدیہ جماعت کی مجلس مشاورت ایک نمائندہ ادارہ ہے ۔ جس میں جہاں تک ممکن ہو سکے ساری جماعت کے نمائندے شرکت کرتے ہیں ۔ دوسروں کی باتیں سُنتے ہیں ۔ اپنی باتیں سُناتے ہیں ۔ سلسلہ کے مفاد میں پیش کی گئی تجاویز پر غور کرتے ہیں اور اپنی آراء پیش کرتے ہیں اور ان آراء کے متعلق حضرت امام جماعت جو فیصلہ فرمائیں ۔ ان کے حق میں ۔ ان کے خلاف ۔ یا ان سے بالکل الگ وہ جماعت کیلئے قاعدہ اور قانون کا رنگ رکھتی ہے اور ساری جماعت اس پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے ۔

مجلس مشاورت کے ہر نمائندے کا فرض ہوتا ہے ۔ یا یوں کہہ لیجیے کہ جو نمائندے کسی جماعت کی طرف سے آتے ہیں ان کا انفرادی بھی اور اجتماعی بھی یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ مجلس مشاورت کی کارروائی سے اپنی جماعت کے جملہ افراد کو آگاہ کریں ۔ ساری تفصیل بتائیں اور اگر کوئی لائحہ عمل ـــ کسی شعبہ کے متعلق بھی ـــ تیار کیا گیا ہو تو اس سے جماعت کو آگاہ کریں اور اس پر عمل درآمد کے لئے ہر فرد کو تیار کریں ۔

مجلس مشاورت کے موقعہ پر تجاویز اور ان پر بحث و تمحیص کے علاوہ ایک اور بات جسے بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے وہ ہے حضور انور کا پیغام ۔ اس پیغام میں جماعت کی موجودہ کیفیت اور مستقبل کے سفر کی باتیں ہوتی ہیں ۔ یہ پیغام جماعت کے ہر فرد تک پہنچنا لازمی ہے ۔ اس کی ایمان پرور باتیں ہمارے ایمان کو مضبوط و مستحکم بھی کرتی ہیں اور ہمیں جلد جلد بڑھنے کا حوصلہ بھی دیتی ہیں ۔ یہ پیغام بار بار بیوت الحمد میں سُنایا جانا چاہیئے ۔ اور گھروں میں بھی اسکے بار بار پڑھنے کا اہتمام ہونا چاہیئے ۔

اس دفعہ جو پیغام حضور انور کی طرف سے موصول ہُوا اس کی چند ایک اہم باتیں یہ تھیں :

حضور انور نے فرمایا کہ جس شان سے آج احمدیت ساری دنیا میں پھیل رہی ہے ایسا پہلے کبھی نہ ہُوا تھا ۔ اللہ تعالےٰ نے ایسی ہوا چلا دی ہے کہ دنیا کی اکثر حکومتیں جماعت کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں اور اس سے بڑے اہم نتائج سامنے آرہے ہیں ۔ حضور انور نے مجلس مشاورت کے متعلق فرمایا کہ یہ ایک ایسا فورم ہے کہ دنیا بھر کی پارلیمنٹس بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں ۔ یہ اللہ تعالےٰ کی ایک خاص عطا ہے ۔

تیرا کردار ہی تیرا معیار ہے
حسنِ باطن کا یہ آئینہ دار ہے
تجھ کو پہچانتے ہیں تری بات سے
اور تشخص ترا ذوقِ گفتار ہے

ابوالاقبال

وہ نورِ ارض و سمٰوٰت قادر و قیوم
وہ کبریاء ہے سزاوار ہے خدائی اُسے

نہیں ہے حال مرا اُس کی آنکھ سے اوجھل
ہزار پردوں میں دیتا ہے سب دکھائی اُسے

عجیب کیفِ دعا ہے کہ کچھ نہ مانگ سکوں
مَیں چُپ رہوں بھی تو دیتا ہے سب دکھائی اُسے

نشیبِ عجز میں دھنسنے سے رفعتیں چاہو
کہ سرکشی کبھی بندے کی خوش نہ آئی اُسے

سدا رہی ہوں شرابور ابرِ رحمت میں
مَیں آنسوؤں کے سوا کچھ بھی دے نہ پائی اُسے

جو اُس کی یاد میں مچلیں وہ گوہرِ نایاب
پسند آتی ہے اشکوں کی خوش نمائی اُسے

فقط اُسی سے توقع ہے مہربانی کی
دُکھن کلیجے کی سجدے میں سب بتائی اُسے

امۃ الباری ناصر

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے دعا کی تحریک

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورت مندوں کے لئے خرچ ہوتے ہیں ۔ یہ صدقات اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں ۔

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں ۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

انبیاء اور خلفاء کے دشمن ہمیشہ حریت کے نام پر ان کی مخالفت کرتے رہے ہیں اور کہتے رہے ہیں کہ کیا اپنے جیسے انسان کو ہم اپنا حاکم تسلیم کریں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ شخص ہم پر فضیلت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یعنی ایسا خلیفہ جو ساری جماعت کی رہنمائی کرے اور جس کا حکم سب مانیں انسانیت اور حریت کے خلاف ہے۔

چنانچہ دیکھ لو جب اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کو آدم علیہ السلام کی اطاعت اور اس کی کامل فرمانبرداری کا حکم دیا تو اس وقت بھی حریت کے نام پر ابلیس آدم کے مقابلے میں کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے کہا ( ) میں آدم کی اطاعت کس طرح کر سکتا ہوں میں تو اس سے بہت بہتر ہوں اور افضل ہوں۔ میرے اندر حریت اور آزادی کی آگ پائی جاتی ہے۔ اور آدم غلامانہ ذہنیت کا مالک ہے۔ وہ لوگ جو غلامی کو پسند کرتے ہیں۔ اور اپنی حریت کی روح کو کچل دینا چاہتے ہیں وہ تو بے شک آدم کی اطاعت کریں۔ مگر میں اس کی اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہی دعویٰ جو آجکل انارکسٹ کرتے رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم دوسروں کی غلامی برداشت نہیں کر سکتے ہم بغاوت کریں گے اور اپنی آزادی کی روح کو برقرار رکھیں گے۔ چونکہ دنیا کا نظام اس وقت تک قائم نہیں رہ سکتا جب تک باہم مادہ تعاون نہ پایا جائے اور اعلیٰ حکام کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر نہ رکھا جائے۔ اس لئے ایسے لوگ جو باغیانہ روح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ مذہبی نقطہ نگاہ سے بھی قابل نفرت سمجھے جاتے ہیں۔ اور دنیوی حکومتیں بھی ایسے لوگوں کو گرفتار کر کے انہیں مختلف قسم کی سزائیں دیتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی اس قسم کے حریت کا نعرہ بلند کرنے والوں نے اسلام کی شدید مخالفت کی جن میں خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اپنے رشتہ دار بھی شامل تھے۔ چنانچہ ابولہب جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چچا تھا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ( ) آگ کے شعلوں کا باپ ہلاک ہو گیا۔ اس جگہ اسے آگ کے شعلوں کا باپ اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ وہ ناری طبیعت رکھنے والے لوگوں کا سردار تھا۔ اور وہ اور اس کے ساتھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے کہ آپ کو مانا تو انہیں اپنی سرداری چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کرنی پڑے گی۔ اور یہ چیز ان کے لئے ناقابل برداشت تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں بھی ایسا ہی ہوا۔ نوح علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی توحید کی تعلیم پیش کی تو لوگوں نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا اور انہوں نے دوسروں کو بھی یہ کہہ کر بہکانا شروع کر دیا کہ یہ تو تمہارے جیسا ایک انسان ہے اس کے اندر ایسی کون سی خصوصیت پائی جاتی ہے جس کی بناء پر اس کی اطاعت کی جائے۔ اس نے جو یہ ساری قوم کے خلاف ایک نئی آواز بلند کرنی شروع کر دی ہے تو اس کا مقصد محض اتنا ہے کہ اس کے نتیجے میں کچھ لوگ اس کے گرد جمع ہو جائیں اور اس کا جتھہ مضبوط ہو جائے۔ اور یہ ہم پر حکومت کرنے لگ جائے۔ مگر ہم اس کو کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ ہم مٹ جائیں گے۔ مگر اپنی حریت اور آزادی میں کوئی فرق نہیں آنے دیں گے۔ پھر انہوں نے اس سے بھی آگے قدم بڑھایا اور کہا کہ اگر آسمان سے فرشتے ہم پر حاکم بنا کر بھیجے جاتے تو ہم مان بھی لیتے لیکن انسان نبی یا انسان خلیفے کو ہم ماننے کے لئے تیار نہیں کیونکہ ان کو ہم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں یہ ایک عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ شروع ہی سے خدا تعالیٰ کے انبیاء خدائی توحید کا وعظ کرتے چلے آئے ہیں ان کے دشمنوں کا یہ اعتراض رہا ہے کہ ہدایت کے لئے انسان سے بالا کوئی وجود آنا چاہیے۔ لیکن باوجود اس اعتراض کے خدا ہمیشہ انسانوں کو ہی لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجتا رہا۔ کیونکہ اگر رسول کسی غیر جنس میں سے ہو تو وہ بنی نوع انسان کے لئے نمونہ نہیں بن سکتا جس طرح ایک انسان شیر کی نقل نہیں کر سکتا اور نہ شیر انسان کی نقل کر سکتا ہے۔ اور یا پھر (اگر اللہ چاہے تو ایک فرشتے کو نازل کر دے) کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ اس کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں اترے۔ کہ ان کو دیکھ کر ہم سمجھ جاتے کہ یہ سچا ہے اس میں ان کی اس جہالت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ انہوں نے پہلے لوگوں سے یہ سن کر کہ نبیوں پر فرشتے اترا کرتے تھے یہ سمجھ لیا کہ وہ دوسروں کو بھی نظر آتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دینا چاہتا تو جس طرح پہلے لوگوں کے ساتھ فرشتے آیا کرتے تھے۔ اسی طرح اس کے ساتھ بھی فرشتے اترتے۔ ایسا خاموشی سے آنے والا نبی تو ہم نے کبھی نہیں سنا مگر ان مخالفتوں کے باوجود ہمیشہ انبیاء کی تعلیم ہی کامیاب ہوتی رہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے اور وہ جس وجود میں بھی انسان کو آواز دے اس کا فرض ہے کہ اس کی سنے۔ اور غلط حریت اور مادر پدر آزادی کو اپنے لئے لعنت کا طوق سمجھے۔ پھر فرماتا ہے کہ جب نوح علیہ السلام کے مخالفوں نے دیکھا۔ کہ ہمارے حریت کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود کچھ نہ کچھ لوگ اس کی جماعت میں شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ تو انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ( ) کہ اس آدمی کے ساتھ تو جنوں کا تعلق ہے۔ مذہبی آدمی نہیں اس کی کامیابی کو محض جنوں کی کامیابی کہنا چاہیے خدائی نصرت نہیں کہنا چاہیے ( ) پس کچھ دن انتظار کرو اور دیکھو کہ اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔ یہ بھی وہی ہتھیار ہے جو ہر زمانے میں انبیاء کے مخالفین استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مخالفین نے مجنون کہا اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ پر جن آتے تھے۔ عیسائی پادری جب دیکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخالفین نے مجنون کہا تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتے اور کہتے ہیں کہ اگر آپ میں کوئی دماغی نقص نہیں تھا۔ تو دشمن نے آپ کو مجنون کیوں کہا۔ وہ اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ کہ خود مسیح علیہ السلام جن کو وہ ابن اللہ قرار دیتے ہیں۔ ان کو بھی لوگوں نے دیوانہ اور مجنون قرار دیا تھا۔ چنانچہ انجیل میں لکھا ہے کہ ان باتوں کے سبب یہودیوں میں پھر اختلاف ہوا۔ ان میں بہتیرے تو کہنے لگے کہ اس میں بدروح ہے۔ ( ) یعنی اس پر جن آتے ہیں۔ اور وہ دیوانہ ہے تم اس کی کیوں سنتے ہو (یوحنا باب ۱۰ آیت ۱۹، ۲۰) پھر پولوس کو وہ رسول قرار دیتے ہیں۔ اور عہد نامہ جدید بتاتا ہے۔ کہ اس کو بھی دیوانہ قرار دیا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے جب وہ اس طرح جواب دہی کر رہا تھا۔ تو فیستس نے بڑی آواز سے کہا۔ اے پولوس تو دیوانہ ہے۔ بہت علم نے تجھے دیوانہ کر دیا ہے۔ (اعمال باب ۲۲ آیت ۲۴) اب اگر لوگوں کے دیوانہ اور مجنون کہنے کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی دماغی نقص تسلیم کرنا جائز ہے تو عیسائی کیوں اپنے مسیح کو بھی مجنون نہیں کہتے اور کیوں پولوس کو بھی دیوانہ قرار نہیں دیتے۔ اور اگر مسیح لوگوں کے مجنون کہنے کی وجہ سے واقعہ میں کوئی دماغی نقص اپنے اندر رکھتا تھا۔ تو وہ دنیا کا نجات دہندہ کس طرح ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا اگر انبیاء کو مجنون کہتی ہے تو صرف اس لئے کہ وہ ایسی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ جو زمانے کی رَو کے بالکل خلاف ہے اور جس کو انسانی عقل نہیں بنا سکتی۔ علماء اس کو سنتے ہیں تو مخالفت میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ امراء سنتے ہیں تو طیش میں آ جاتے ہیں۔ عوام سنتے ہیں تو بھڑک اٹھتے ہیں۔ مگر چونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤید ہوتے ہیں۔ اور ان کی پشت پر اللہ تعالیٰ کھڑا ہوتا ہے وہ نہ مخالفت کی پرواہ کرتے ہیں۔ اور نہ دشمنوں کی ایذا رسانیوں سے گھبراتے ہیں اور برابر اپنے کام میں مشغول رہتے ہیں لوگ حیرت اور استعجاب سے ان کو دیکھتے ہیں مگر بجائے یہ سمجھنے کے کہ زمین و آسمان کا خدا ان کی پشت پر ہے وہ یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہے۔ یعنی جس طرح دیوانہ اپنا کام کئے جاتا ہے اور لوگوں کی ہنسی یا مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اسی طرح وہ بھی کسی مصیبت کی پرواہ نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کی توحید کو پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔ جب مکہ کے لوگوں نے دیکھا کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید کے وعظ سے باز رکھنے کے لئے ہر قسم کی تدابیر اختیار کیں۔ مگر یہ پھر بھی اپنے کام سے نہیں رکا اور اس نے بتوں کو برا بھلا کہنا نہیں چھوڑا۔ تو انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ شخص تو مجنون ہے اللہ تعالیٰ ان کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے ( ) یعنی ہم دوات اور قلم کو اور ان تمام تحریروں کو جو دوات اور قلم سے لکھی گئی ہیں۔ اس بات کی شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ تو اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہے۔ یعنی قلم اور دوات سے جس قدر علوم احاطہ تحریر میں آئے ہیں یا آئندہ

باقی صـ ۵ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تذرات

نون سین

سعودی عرب امریکی ریزولیشن پر احتجاج

سعودی عرب نے گذشتہ روز امریکہ سے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ گذشتہ ہفتے امریکی سینٹ نے یروشلم کے متعلق جو قرار داد منظور کی ہے اور جس میں کہا گیا ہے کہ یہ اسرائیل کا متحدہ دارالخلافہ ہے۔ اسے واپس لیں۔ یہ فیصلہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے نہایت تکلیف دہ ہے اور صرف یہی بات نہیں بلکہ عالمی قانون جس کے ذریعے فاتح قوموں کو مفتوحہ علاقوں میں کسی قسم کی علاقائی تبدیلیوں کی اجازت نہیں ہے کے بھی خلاف ہے۔ سعودی عرب کا یہ بیان سعودی پریس ایجنسی کے ذریعے نشر کیا گیا ہے، اس بیان میں فلسطینیوں کے جائز حقوق کے استحصال کی مذمت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ سعودی عرب کی یہ خواہش ہے کہ امریکہ کی کانگریس اس قرار داد پر عمل کرنا روک دے اس بات کا بھی انتباہ کیا گیا ہے کہ یہ قرارداد ایسے وقت میں پیش کی گئی ہے جبکہ امریکی حکومت ہی نے امن کی بات چیت شروع کر رکھی ہے، اور اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ فلسطینی اور اسرائیلی آپس میں گفت و شنید کریں۔

شام کی حکومت کے ایک نمائندے نے بھی امریکہ کے سینٹ پر زور دیا ہے کہ یہ متعصبانہ قرارداد واپس لی جائے۔ کیونکہ اس قرارداد کے نتیجے میں اسرائیل مشرق وسطیٰ میں امن کی گفتگو کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا، امریکہ کے سینٹ کے اس ریزولیوشن نے ساری عرب دنیا میں جذبات کو مشتعل کر دیا ہے۔

سعودی عرب سے پہلے قطر عرب یمن الجیریا اور سوڈان بھی انہی خیالات کا اظہار کر چکے ہیں اور ان سے بھی پہلے او آئی سی (OIC) تنظیم اسلامی کانفرنس جس کا مرکز جدّہ میں ہے نے بھی اس قرار داد کی مذمت کی تھی اور ساری دنیا کے لوگوں سے اپیل کی تھی کہ اس بات کی کوشش کی جائے کہ یروشلم اور اسرائیل کے مقبوضہ دیگر علاقے عالمی انتظام کے ماتحت لے لئے جائیں اور اس وقت تک وہ اس انتظام کے ماتحت رہیں جب تک کہ عرب اسرائیل جھگڑے کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔

روسی مسلمانوں کے لئے

شاہ فہد کا تحفہ

جدّہ میں شائع ہونے والے اخبارات سے پتہ چلا ہے کہ عنقریب روسی ایئر لائن ایروفلوٹ قرآن کریم کی ۱۰ لاکھ کاپیاں ۲۸ پروازوں میں جدّہ سے روس لے کر جائیں گی تاکہ وہاں کے مسلمانوں میں تقسیم کی جاسکیں۔ ہفتہ وار "المسلمون" میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ سعودی عرب کی ایئر لائن سعودیہ بھی دو پروازوں کے ذریعے قرآن مجید روس پہنچائے گی۔ قرآن مجید کا یہ تحفہ شاہ فہد کی طرف سے تاشقند، سمرقند، قازان اور باکو کے مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ مسٹر یوسف الاخضر جو اسلامک ریلیف ایسوسی ایشن سے تعلق رکھتے ہیں نے کہا ہے کہ قرآن مجید کی تقسیم تو ان سات کروڑ روسی مسلمانوں سے رابطہ قائم کرنے کی پہلی کڑی ہے، سعودی عرب اور روس کے سفارتی تعلقات نہیں ہیں اور ان دونوں ممالک میں براہِ راست ہوائی سفر کا انتظام بھی مفقود ہے۔ مسٹر اخضر حال ہی میں ایک وفد لے کر ماسکو گئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ شاہ فہد نے ایروفلوٹ کو جدّہ میں اترنے کی خصوصی اجازت دی ہے اور ان سے ایئر پورٹ ٹیکس نہ لینے کی ہدایت کی ہے یہ تنظیم اسلامک ریلیف ایسوسی ایشن مسلم ورلڈ لیگ کی ایک ذیلی تنظیم ہے جس کا صدر دفتر مکہ میں ہے۔

کرنسی نوٹ

کرنسی نوٹوں کے نمبر دیکھ کر انہیں حاصل کرنا یا استعمال کرنا مکمل طور پر تو دھوکے سے بچنے کے لئے فول پروف نہیں ہے کیونکہ ایک نوٹ استعمال کر لینے کے بعد یہ بات کسے یاد رہتی ہے کہ اس کا کیا نمبر تھا اور کیا اسی نمبر کا کوئی اور نوٹ تو سامنے نہیں آ گیا لیکن بہرحال نوٹوں کے استعمال میں اور خاص طور پر بڑے نوٹوں کے استعمال میں خاص احتیاط برتنی لازمی ہے۔ گذشتہ روز صدر بازار راولپنڈی کے توحید ہوٹل سے ایک شخص کو اس حالت میں گرفتار کیا گیا۔ کہ اس نے اپنا بل ادا کرنے کے لئے ایک ہزار روپے کا نوٹ پیش کیا۔ منیجر کو اس نوٹ کے متعلق شبہ پیدا ہوا اور اس نے فوراً پولیس کو بلا لیا۔ چنانچہ جب پولیس نے اس شخص کی جس کا نام محمد خان بتایا جاتا ہے تلاشی لی تو اس کے پاس ایک ایک ہزار روپے کے نوٹ دو لاکھ کی مالیت کے موجود تھے اور ان سب نوٹوں پر ایک ہی نمبر چھپا ہوا تھا۔ یہ تو ہم سب کو معلوم ہے کہ کوئی نمبر بھی دو نوٹوں پر نہیں چھپ سکتا، ہر نوٹ کا نمبر الگ ہوتا ہے۔ آپ کے پاس بڑے نوٹ ہیں تو آپ ان کے نمبر ضرور نوٹ کر لیجئے۔ گم ہونے کی صورت میں بھی نوٹ کئے ہوئے نمبر کام آئیں گے۔ اور کئی اور صورتوں میں بھی ایسا کرنا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

روس

روس سے جو یہودی اسرائیل لا کر بسائے جانے کا پروگرام ہے ان کے متعلق دو باتیں خاص طور پر زیر بحث ہیں، ایک تو یہ کہ انہیں مقبوضہ علاقوں میں نہ بسایا جائے اور دوسرے یہ کہ روس سے ڈائرکٹ اسرائیل نہ لائے جائیں اس سلسلے میں پولینڈ اور روس کے افسر آپس میں گفت و شنید کر رہے ہیں تاکہ روسی ہوائی کمپنیوں کی بجائے پولینڈ کی ہوائی کمپنی ان یہودیوں کو اسرائیل تک پہنچائے۔ یہ بات گزیٹا وائی بورزا GAZETAWYBORCZA جو کہ سالیڈریٹی کا اخبار ہے نے بتائی ہے۔

اس اخبار نے مزید کہا ہے کہ پولینڈ کی وزارت خارجہ نے اس سلسلے میں ماسکو کے ساتھ رابطہ پیدا کیا ہے اس سے پہلے ان کے وزیر اعظم موزووسکی نے نیویارک کے دورے کے دوران اس بات کا اعلان کیا تھا کہ ان کا ملک اس سلسلے میں مدد کرنے کے لئے تیار ہے۔ خطرہ اس بات کا ہے کہ فلسطینیوں نے یہ دھمکی دے رکھی ہے کہ جن جہازوں پر ان یہودیوں کو لایا جائے گا ان پر حملے کو خارج از امکان نہیں سمجھنا چاہیئے پولینڈ کی ایئر لائن اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بھی کہتی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور ایئر لائن یہ کام سرانجام دے۔

تاریخ و ثقافت

ایک نئے ماہنامہ "تاریخ و ثقافت" کی رونمائی کرتے ہوئے نیشنل اسمبلی کے سپیکر ملک معراج خالد نے کہا کہ یہ ایک مثبت قدم ہے جو قوم کی بہبود کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ آپ گذشتہ روز اس تقریب رونمائی کے مہمان خصوصی تھے۔ آپ نے کہا کہ اس کی اشاعت کے ساتھ تحقیق اور تاریخ کی اشاعت کے نئے راستے کھل جائیں گے۔ آپ نے اس ماہنامے کی اشاعت کو قوم کی بہبود کا ایک اہم اقدام قرار دیا۔ اس سے پہلے صدارتی خطاب میں مسٹر ایم ڈی فاروق نے کہا کہ اس ماہنامے کی اشاعت کے اغراض و مقاصد میں یہ بات شامل ہے کہ تمام لوگوں کو تاریخ کے مطالعے کی طرف متوجہ کیا جائے۔

سینیٹر جاوید جبّار

سائنس اور ٹیکنالوجی کے وزیر مملکت سینیٹر جاوید جبار نے یورپ کے وزراء اور سائنسدانوں کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروائی ہے کہ تیسری دنیا میں لکھوکھہا لوگ بنیادی ضروریات سے محروم ہیں، نہ انہیں غذائیت سے بھرپور کھانا ملتا ہے اور نہ انہیں صاف اور محفوظ پینے کا پانی ملتا ہے، انہیں تعلیم کی سہولتیں بھی پوری طرح میسر نہیں ہیں اور صحت کے لئے بھی ان کا پوری طرح خیال نہیں رکھا جاتا جب کہ مشرقی اور مغربی یورپ میں یہ تمام سہولتیں بہت عرصے سے میسّر ہیں۔ آپ "سائنٹیفک کوآپریشن وِد ایسٹرن یورپ" مشرقی یورپ کے ساتھ سائنسی تعاون کے موضوع پر ہونے والی کانفرنس کے ابتدائی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے، یہ کانفرنس اقوام متحدہ کے انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس نے منعقد کی۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ موجودہ ٹیکنیکی علوم کی طرف بڑھنا بھی ضروری ہے، اور یہ لازمی بات ہے کہ ان کے فروغ کے لئے کام کیا جائے۔ لیکن جو لوگ بنیادی ضرورتوں سے بھی محروم ہیں، ان کی طرف توجہ دینا بھی انتہائی ضروری ہے۔ آپ نے ایک نئی حکمت عملی جو ساری دنیا میں تعاون کی روح پیدا کرے، کی طرف توجہ مبذول کروائی، اور کہا کہ صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ یورپ میں جو نئے حالات پیش آ رہے ہیں ان کی طرف توجہ دی جائے، سینیٹر جاوید جبار نے کہا کہ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ تمام دنیا میں آپس میں اس قسم کا تعاون ہو جسے باہمی برابری کا رابطہ کہا جا سکے۔ بجائے اس بات کے کہ مدد کی طرف زور دیا جائے۔ جس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بہتر ممالک کمتر ممالک کی مدد کر رہے ہیں۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ میری یہاں موجودگی اس بات کی دلیل ہے کہ یورپ کے علاوہ دوسرے ممالک بھی مشرقی یورپ میں تبدیلیوں سے دلچسپی رکھتے ہیں اور خاص طور پر اس لئے بھی کہ ان علاقوں میں اب جمہوریت ملٹی پارٹی سسٹم پر قائم ہو رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے کہا کہ مشرقی یورپ کے حالات پر غور کرتے ہوئے تیسری دنیا یہ سوچ رہی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یورپ شمالی امریکہ اور روس یورپ کے مسائل کی وجہ سے ایشیا کو بھول جائیں۔ ایشیا افریقہ اور جنوبی امریکہ میں انسانیت کی نصف آبادی رہائش رکھتی ہے اور بنیادی ضروریات سے محروم ہے۔ سینیٹر جاوید جبار پہلے پاکستانی وزیر ہیں (جو سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے کے سربراہ ہیں) جنہوں نے انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کا دورہ کیا ہے۔ یہ مرکز ۱۹۶۴ء میں اقوام متحدہ کے ذریعے ڈاکٹر عبدالسلام نے قائم کیا تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو ۱۹۷۹ء میں نوبل انعام ملا تھا۔ اٹلی کے وزیر خارجہ مسٹر جی ڈی مچلس جنہوں نے اس کانفرنس کے آخری اجلاس کی صدارت کی نے اس مرکز کی کارکردگی کو خوب سراہا اور کہا کہ اس کے ذریعے سائنسی علوم کے تبادلے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ اور ان سب باتوں کا سہرا ڈاکٹر عبدالسلام کے سر ہے جو اس ادارے کے گاڈ فادر ہیں۔ وزیر موصوف نے اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے سلسلے میں وہ سب کچھ جو پہلے ہوتا رہا ہے کرتے رہیں گے اور کسی علاقے سے بھی مدد کا ہاتھ نہیں کھینچیں گے اس کانفرنس کا اہتمام پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام جو اس ادارے کے ڈائریکٹر ہیں نے کیا تھا۔ اور اس میں شرکت کیلئے سات مشرقی یورپ کے ممالک کے وزراء۔ سائنسدان اور سینیئر سرکاری افسر بلائے گئے تھے۔ یہ سات ممالک یوگوسلاویہ بلغاریہ، چیکوسلواکیہ، ہنگری، پولینڈ، ایسٹ جرمنی اور رومانیہ ہیں۔ روس سے بڑے بڑے سائنسدان بھی بلائے گئے تھے۔ اسی طرح مراکش، ایران وینزویلا کے عمائدین نے بھی اس میں شرکت کی۔ سب حاضرین نے اس مرکز کی کارکردگی کو تہہ دل سے سراہا اور اس مرکز کے بانی پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی اس خدمت کی بہت تعریف کی کہ وہ سائنس کے علوم کا آپس میں تبادلہ کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

تجارتی تاریخی تعلقات

ڈاکٹر احمد حسن دانی جو ملک کے ایک بہت بڑے ماہر آثار قدیمہ ہیں اور جنہوں نے روس اور چین کی ایشیائی ریپبلکس میں وسیع دورے کئے ہوئے ہیں نے زور دے کر یہ کہا ہے کہ پاکستان کو روس کی ریپبلکس سے اقتصادی اور تجارتی تاریخی تعلقات کو بحال کرنا چاہیئے۔ آپ ایک ڈنر (عشائیے) کے موقع پر تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے اپنی تقریر میں شیر پاؤ سکیم کی حمایت کا اعلان کیا۔ اس سکیم کے ماتحت ترمیز، پشاور تجارتی لائنز کو بحال کرنا مدِ نظر ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے ہزاروں سال تک روس کے وسطی ایشیائی علاقوں کے ساتھ تجارت کی ہے۔ ڈاکٹر دانی نے کہا کہ پاکستان کو ان روسی ریپبلکس کے ساتھ اپنے روابط استوار کرنے کے متعلق سوچنا چاہیئے۔ اور ازبکستان کرغیزیہ اور تاجکستان اور ترکمنستان کے ساتھ فضائی سروس جاری کرنی چاہیے۔ اسی طرح افغانستان کے راستے بری راہ کو بھی دوبارہ کھولنا چاہیئے۔ ڈاکٹر موصوف نے کہا کہ پشاور اور روسی ریپبلکس کے درمیان ازمنہ گذشتہ میں بڑی بھرپور تجارت ہوتی تھی اور اب بھی پشاور میں ایسے خاندان موجود ہیں۔ جنہوں نے رشین سکہ روبلز ہزاروں کی تعداد میں اپنے پاس یادگار کے طور پر رکھے ہوئے ہیں۔ شیر پاؤ سکیم کے مطابق پاکستان افغانستان ایران اور روس کی ایشیائی ریپبلکس اور چین کو ایک مربوط خطہ بنانا مدِ نظر ہے۔ یہ سکیم سرحد کے وزیر اعلیٰ نے وزیر اعظم کو بھیجی تھی۔ اور اب وزارت تجارت اور وزارت خارجہ کے ماہرین اس پر غور کر رہے ہیں۔ سرحد حکومت کے جن افسروں نے اس عشائیے میں شرکت کی تھی انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس سلسلے میں پشاور اور اسلام آباد میں سیمینار منعقد کئے جائیں۔ تاکہ اس سکیم کے مختلف پہلو اجاگر کئے جا سکیں۔ مسٹر خالد وحید جو پاک روس دوستی سوسائٹی کے صدر ہیں نے کہا کہ اسوقت دنیا میں جو تبدیلیاں وقوع پذیر ہو رہی ہیں وہ ایک رنگ میں پاکستان کے لئے خطرے کا موجب ہیں اور اس بات کا ڈر ہے کہ دنیا ہمیں پیچھے نہ چھوڑ جائے۔ ۱۹۹۲ء میں یورپ ایک زبردست قلعہ بن رہا ہے۔ اسی طرح آپ نے دیگر خطوں کا بھی ذکر کیا کہ ان کی تبدیلیاں بھی انہیں فرنٹ لائن میں لا رہی ہیں۔ اور ان حالات کے پیش نظر پاکستان کو اپنی بقاء اور فروغ کے لئے بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سب سے بہتر کام جس کے متعلق اسوقت سوچا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایک علاقائی مربوط تنظیم بنائیں یا پاکستان ایران افغانستان کشمیر اور روس کی مسلم ریپبلکس اور چین کی ایک کامن ویلتھ بنائی جائے۔ اس کامن ویلتھ میں کم از کم تین سو سے چار سو ملین تک لوگ موجود ہوں گے۔

عالمی تنظیم صحت

عالمی تنظیم صحت کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تیسری دنیا کی اگلی نسلوں میں شراب نوشی ایک خاصا بڑا مسئلہ بن سکتا ہے۔ جس سے صحت بُری طرح متاثر ہوگی۔ ترقی پذیر ممالک میں شراب نوشی کی عادت تیزی سے بڑھ رہی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ تیسری دنیا جس کے وسائل پہلے ہی بہت محدود ہیں اس پر ناقابلِ برداشت بوجھ پڑ جائے گا۔ ساری دنیا میں فی کس شراب نوشی گذشتہ دو دھائیوں میں ۲۰ فی صد بڑھی ہے۔ شراب اور سپرٹ تیار کرنے والے یہ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں تیسری دنیا کے ممالک میں اپنے کام کو فروغ دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہاں آبادی مسلسل اور تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

صنعتی ممالک میں شراب نوشی کی عادت خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے۔ اب صرف امریکہ میں ۴۵ ارب ڈالر صرف حادثات کے سلسلے میں (جو شراب نوشی کے نتیجے میں ہوتے ہیں) خرچ کئے جاتے ہیں۔ یہ ۴۵ ارب ڈالر علاج معالجے پر خرچ ہوتے ہیں۔ اور کام کرنے والوں کی اپنے کام سے غیر حاضری کے کھاتے میں بھی پڑتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پانچ شراب پینے والوں میں سے ایک ضرور حادثے کا شکار ہوتا ہے۔ اور سڑک پر ہونے والے حادثوں کا ½ شراب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور ہر قسم کے حادثات کو اکٹھا کیا جائے تو ان کا ۱۰ فیصد شراب سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں جو لوگ ان حادثات میں زخمی ہوتے ہیں۔ ان کا تیسرا حصہ شراب نوشوں کا ہوتا ہے۔ تیسری دنیا میں جہاں بھوک غربت اور وسائل کی کمی ہے مسائل کے پیدا ہونے کے امکانات زیادہ ہیں۔ خاص طور پر ان شہروں میں جہاں آبادی نہایت سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے جہاں آسانی سے کافی مقدار میں شراب نہیں ملتی وہاں غریب آدمی بیئر کو اپنی وسکی سمجھتا ہے۔ افریقہ ایشیا اور لاطینی امریکہ میں امریکہ اور یورپ کے شراب کشید کرنے والے موجود ہیں اور وہاں کے دیگر تمام مسائل کے باوجود ان کی موجودگی قائم رہتی ہے۔ جب چاڈ کے علاقے میں جنگ جاری تھی اور یہ ۱۹۸۰ء کے دہاکے کی بات ہے۔ باوجود انتہائی سخت جنگی حالات کے بیئر کشید کرنے والے اپنا معمول کا نفع کما رہے تھے جس روز نمیبیا آزاد ہوا اسی روز گنش جو ۱۵ افریقی ملکوں میں شراب کشید کرتے ہیں نے اعلان کیا کہ جلد ہی نمیبیا میں بھی شراب کا کارخانہ لگایا جائے گا۔ جو تنظیمیں صحت سے متعلق ہیں ان کے افسروں کا کہنا ہے کہ تیسری دنیا جہاں پر ملیریا ایڈز اور بچوں کے اسہال کی بیماریاں عام ہیں وہاں شراب سے بہت زیادہ نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ ان علاقوں میں دل کی بیماریاں کینسر اور جگر کی بیماریاں جو ابھی تک خاصی حد تک کم ہیں وہ بھی جلد جلد زیادہ ہونے لگیں گی۔ شراب نوشی سے ایک خاصا بڑا نقصان یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ کارکردگی میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات اپنے کام سے لوگ غیر حاضر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جن علاقوں میں ایسے کارخانے لگے ہوئے ہیں جہاں زہریلی چیزیں تیار کی جاتی ہیں وہاں پر شراب نوشی بہت ہی زیادہ خطرات کا باعث ہوگی۔ کیونکہ تمباکو نوشی کے خلاف کئے گئے پراپیگنڈے کی وجہ سے امریکہ اور یورپ سگریٹ تیار کرنے والی کمپنیوں کو خاصا نقصان پہنچا ہے۔ اب اس بات کا خطرہ ہے کہ یہ کمپنیاں تیسری دنیا میں اپنے آپ کو مصروف عمل کرنے کی کوشش کریں گی۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

زمانوں میں آئیں گے۔ اگر ان سب کو جمع کر لیا جائے اور پھر ان کا تیرے علوم کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو دنیا کو معلوم ہوگا کہ تو ان سے بہت زیادہ علوم پھیلا رہا ہے۔ پس اگر اور لوگ ادنیٰ اور معمولی علوم پھیلانے کی وجہ سے اعلیٰ درجے کے موحد اور سائنس دان اور فلاسفر اور فقیہہ اور عالم کہلا سکتے ہیں تو تو ان سے ہزاروں گنا زیادہ علوم پھیلانے کی وجہ سے مجنون کس طرح ہو گیا۔ غرض انبیاء کے مخالفین کا ایک پرانا حربہ ہے۔ جس سے وہ ہمیشہ کام لیتے رہے ہیں یا یوں کہو کہ جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی سہارے کے لئے تنکوں پر بھی ہاتھ ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی مجنون کہہ کر الٰہی سلسلوں کی ترقی کو روکنا چاہتے ہیں۔ مگر آخر خدا کے رسول ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ اور مخالفین مجنون کہنے والے ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

واجد حسیب مخدوم

مخدوم بشیر احمد صاحب

محترم والد صاحب مخدوم بشیر احمد صاحب بھیروی (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ ایک مخلص احمدی۔ پرہیزگار۔ اللہ پر توکل رکھنے والے۔ عبادت گزار اور ایک نہایت سادہ منش انسان تھے۔ آپ ہمیشہ جماعت احمدیہ بھیرہ سے منسلک رہے اور کچھ عرصہ جماعت بھیرہ کے آڈیٹر بھی رہے۔ آپ جماعتی چندوں کی ادائیگی بڑی باقاعدگی سے کرتے اور امام جماعت کی طرف سے جو بھی مالی تحریکات ہوتیں۔ ان میں حتی المقدور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ جماعتی چندوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں یہ اہتمام کرتے کہ جو بھی آمدن حاصل ہوتی سب سے پہلے اس کا سولھواں حصہ الگ کر کے چندہ عام کیلئے رکھ لیتے اور پھر باقی رقم کو استعمال کرنے کا سوچتے۔ امام وقت سے ذاتی تعلق اور خط وکتابت کو معمول بنائے رکھا۔ اور ہر مشکل کے وقت حضور کو دعا کیلئے ضرور خط لکھتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ خط لکھ کر حوالہ ڈاک کرنے کے بعد وہ خط حضور تک پہنچے یا نہ پہنچے میری اکثر مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔

سادگی کا یہ عالم تھا کہ تعلیم یافتہ اور معزز خاندان کے فرد ہونے کے باوجود کبھی کسی جماعتی عہدہ کی خواہش نہیں کی۔ بلکہ ہم نے ہمیشہ دیکھا کہ ہمارے بڑے بھائی یو۔ اے مخدوم صاحب جو کہ سی ایس پی آفیسر تھے۔ جب جلسہ سالانہ پر آپ کے لئے جلسہ گاہ میں کرسیوں کا پاس لے کر آتے تو آپ اس کو رکھ لیتے لیکن بیٹھتے پھر بھی عام جلسہ گاہ میں تھے اور اس پاس سے کبھی فائدہ نہ اٹھاتے۔

والد صاحب ایک بلند پایہ دینی اور روحانی "مخدوم" خاندان سے تعلق رکھتے تھے اس خاندان کو برصغیر ہندو پاک میں دینِ حق کی ترویج و اشاعت میں حصہ لینے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ یہ خاندان بھیرہ کے علاقے میں صاحب کرامت اولیاء اور پیر بزرگانِ دین کی وجہ سے شہرت رکھتا تھا۔ اور اگرچہ احمدیت ابتدا ہی میں اس خاندان میں آ چکی تھی۔ اور جب حضرت مولانا نور الدین صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (آپ پر اللہ کی سلامتی ہو) کی بیعت کی تو ہمارے دادا جان کے بڑے بھائی حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) جو کہ مولانا صاحب کے شاگرد اور معتمد خاص تھے۔ وہ بھی اپنے استاد کی پیروی میں بلا حیل وحجت احمدیت کو قبول کر کے ۳۱۳ رفقائے خاص میں شامل ہو گئے لیکن ہمارے دادا صاحب جناب حکیم مخدوم محمد اعظم صاحب سند و تمغہ یافتہ طبیہ کالج دہلی ابھی تک احمدیت میں داخل نہ تھے۔ والد صاحب جب ۱۹۱۸ء میں علی گڑھ کالج میں داخل ہوئے تو اس وقت کالج میں قاضی محمد اسلم صاحب (جو بعد میں گورنمنٹ کالج لاہور و تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل بنے) بھی کالج کے احمدی سٹوڈنٹ تھے۔ ان دنوں کانگریس کا بڑا زور تھا۔ سیاسی لیڈر آ کر کالج میں اشتعال انگیز تقریریں کرتے تھے۔ طلباء میں بھی جوش و خروش تھا اور آپس میں بحث و مباحثے کرتے تھے "خلافت تحریک" اور "ہندوستان چھوڑ دو" قسم کی تحریکات سے قاضی صاحب بھی متاثر تھے جس پر ہمارے والد صاحب نے ایک غیر از جماعت سٹوڈنٹ ہوتے ہوئے قاضی اسلم صاحب کو بتایا کہ آپ کے امام جماعت کا یہ موقف نہیں ہے جو کہ آپ پیش کرتے ہیں اور کیا آپ نے اپنے امام کی کتاب "...... اور ترکِ موالات" کا مطالعہ نہیں کیا؟ جس پر قاضی صاحب نے یہ کتاب پڑھی اور ہمارے والد صاحب کے احسان مند ہو گئے ساتھ ہی ہمارے والد صاحب اس کتاب سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ نے حضرت فضلِ عمر کی بصیرت اور علمی قابلیت کے اعتراف کے طور پر احمدیت قبول کر لی اور آخر دم تک امام جماعت کی بصیرت کے قائل رہے۔

میرے والد صاحب قادر مطلق خدا کی قدرت کے زندہ نشان تھے کیونکہ جوانی میں ہی آپ کو بیماری لاحق ہو گئی جس پر ٹی بی کی مہلک بیماری کا خدشہ ظاہر کیا گیا۔ ہمارے دادا جان آپ کو لاہور کے ایک بڑے ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ تو انہوں نے چیکنگ کے بعد حکم صادر کیا کہ اس لڑکے کا بچنا ناممکن ہے اور زیادہ سے زیادہ ۳ یا ۴ دن اور زندہ رہ سکے گا۔ یہ سن کر ہمارے والد صاحب صدمہ سے وہیں بے ہوش ہو گئے اور دادا جان آپ کو واپس گھر لے آئے۔ کیونکہ خود دادا جان بھی اعلیٰ پایہ کے حکیم اور بزرگ انسان تھے۔ انہوں نے خود ہی اپنے بیٹے کا علاج بھی شروع کیا اور ساتھ ہی دعاؤں سے رب العرش سے اپنے بیٹے کی زندگی کی بھیک مانگتے رہے حتیٰ کہ اس قادرِ مطلق اور شافی خدا نے آپ کو صحت عطا فرمائی اور آپ نے ۲ دو شادیاں کیں۔ دونوں سے اولاد ہوئی۔ اور پھر ان کی بھی اولاد کو دیکھ کر تقریباً ۴۵ سال بعد تک زندہ رہے۔ اس بات سے آپ کا اللہ تعالیٰ پر یقین اتنا پختہ ہو گیا کہ آپ نے کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا در نہ چھوڑا۔

آپ عبادت گزار اور تہجد گزار اور دعا گو انسان تھے۔ اس حد تک کہ اکثر رات کے شروع میں تھوڑی دیر نیند لے کر جب تہجد اور وظائف اور خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری شروع کرتے تو فجر تک کھڑے کھڑے ہی عبادت میں گزار دیتے اور ہر مشکل کام کے لئے دعا اور وظیفہ کرتے اور بچوں سے بھی کرواتے۔ جب تک آپ کی نظر و صحت نے اجازت دی آپ قرآن بکثرت تلاوت فرماتے رہے۔ آپ اولاد کو نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ دعا اور خدا تعالیٰ سے عاجزانہ التجا کے سوا ہمارا کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ اور کوئی مددگار نہیں ہے۔ اس لئے ہر قسم کی مدد اللہ سے ہی مانگنا اور مرکز سلسلہ سے تعلق قائم رکھنا اور مرکز سے تعلق کے لئے ایک مکان ربوہ میں ضرور بنانا۔ آپ جہاں دعا گو تھے وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کی دعائیں پایہ قبولیت میں جگہ بھی پاتی تھیں چنانچہ ہماری ہر قسم کی مشکلات آپ کی دعاؤں سے دور ہو جاتی تھیں۔

آپ جماعت کی کسی تحریک میں شمولیت کو بھی اپنے لئے باعثِ افتخار سمجھتے تھے چنانچہ تحریک جدید کی صفِ اول میں شروع ہی سے شامل تھے اور جب ہماری نوعمری میں تحریک جدید کے "پانچ ہزاری مجاہدین" نامی کتاب مرکز سلسلہ کی طرف سے شائع ہوئی تو آپ کو اس کتاب میں اپنا نام شامل دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ آپ نے اس کو ایک بہت بڑا اعزاز قرار دیا اور کتاب کو سنبھال کر رکھا۔ سلسلہ اور امام جماعت کی طرف سے آمدہ خطوط کو بھی بڑے احترام سے سنبھال کر رکھتے اور سلسلہ کے اخبار کو باقاعدگی سے خرید کر پڑھتے اور الفضل کو زمین پر گری ہوئی دیکھ کر احترام سے اٹھا لیتے اور اس طرح پھینکنے سے ناراض ہوتے اور منع فرماتے۔ بچپن میں ہمارے گھر میں دادا صاحب کے زمانے کے مختلف قسم کے خطوط کا ایک انبار ہوتا تھا جس میں تمام ہندوستان سے آمدہ بڑے بڑے مشاہیر کے خطوط بھی شامل تھے جن میں جام آف لس بیلہ، حکیم اجمل خان آف دہلی۔ اور حضرت مولانا نور الدین (اللہ آپ سے راضی ہو) کی طرف سے آمدہ خطوط بھی شامل تھے۔ چنانچہ گھر کی صفائی پر باقی تمام خطوط تو نذرِ آتش کر دیئے گئے لیکن حضرت مولانا نور الدین صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) کے ذاتی خطوط کو آپ نے سنبھال کر رکھ لیا جس کے متعلق آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ بہت قیمتی جواہرات ہیں۔ کسی وقت ان کی قیمت اتنی ہو گی کہ آپ حیران ہو جائیں گے چنانچہ جب مورخ احمدیت مولانا دوست محمد شاہد صاحب تاریخ لکھنے کے سلسلہ میں بھیرہ تشریف لائے تو والد صاحب نے یہ خطوط محترم مولانا صاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے جس پر آپ بہت خوش ہوئے چنانچہ ان خطوط میں سے کچھ مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے تاریخ احمدیت جلد چہارم میں من و عن شائع فرمائے۔

ہمارے والد صاحب کا ذریعہ روزگار تو اگرچہ زمینداری تھا لیکن ایک اچھے حکیم بھی تھے۔ اگرچہ باقاعدہ مطب نہ تھا لیکن بطور خدمتِ خلق ہر کس و ناکس کی مدد فرماتے اور بلا معاوضہ ہی نسخہ لکھ کر دیتے تھے۔ اور اکثر یہ نسخہ بہت کم قیمت ہونے کے باوجود حیرت انگیز طور پر فائدہ مند ہوتا تھا۔ بلکہ اکثر غرباء کو اپنے پاس سے مفت دوا بھی عنایت فرماتے تھے اور مالی آسودگی نہ ہونے کے باوجود دوا کی قیمت وصول نہ کرتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں محمد احسن پراچہ صاحب نے ایک واقعہ سنایا کہ ان کو ایک دوسرے غیر از جماعت پراچہ دوست نے بیان کیا کہ "کل ہماری حویلی میں ایک غریب مزارع آیا اور حقہ پینے کی خواہش ظاہر کی۔ اس نے بتایا کہ میں مخدوم صاحب کی زمینوں کا مزارع ہوں اور قریبی دیہات سے آیا ہوں اور مخدوم صاحب سے ایک دوائی لینے کی غرض سے حاضر ہوا تھا۔ مخدوم صاحب نے مجھے پہلے روٹی کھلائی چائے پلائی اور پھر دوا عنایت فرمائی اور کیونکہ میں حقہ پینے کا عادی ہوں تو مجھے حقہ پینے کے لئے آپ کے ہاں بھیجا کیونکہ ان کے ہاں تمباکو نوشی نہیں ہوتی۔ جب میں دوا لے کر آنے لگا تو میں نے مخدوم صاحب کو پانچ روپے پیش کئے جس کو انہوں نے ناراضگی سے لینے سے انکار کیا اور بتایا کہ میں تو خدمتِ خلق کے لئے ثواب کے طور پر دوائی دیتا ہوں"۔ یہ آپ کی الغنی اغنی النفس کی مثال بھی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے آپ مہمان کا کتنا خیال رکھتے تھے۔

آپ نے اپنی زمینوں کی قلیل آمدنی کے باوجود نہایت محنت اور اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے باوقار زندگی گزاری اور کسی سے قرض لینا گوارا نہیں کیا۔ اور اپنے تمام لڑکوں اور لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی جو گورنمنٹ کے محکمہ تعلیم اور دوسرے محکموں میں خدمت کرتے رہے ہیں۔

باقی ص ۸ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم اخوند فیاض احمد صاحب نے ایک مختصر نوٹ محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی کے متعلق تحریر فرمایا ہے :-

حضرت چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب ایک نہایت ذیرک، سخت محنتی، زبردست منتظم۔ امامت احمدیہ اور خاندان سیدنا حضرت بانی سلسلہ کے لئے سخت غیرت رکھنے والے، جماعت احمدیہ کے شدید خیر خواہ اور بالخصوص نوجوانوں کیساتھ نہایت شفقت و ہمدردی کا سلوک کرنے والے انسان تھے۔ وہ صحیح معنوں میں ایک بہادر اور نڈر انسان تھے۔ عجیب توکل کا مقام خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کو حاصل تھا۔

کراچی کے احباب جماعت میں ان کی ہردلعزیزی کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ (خاکسار کے کراچی سے واپس پنجاب آجانے کے بعد) جب اُن کا عارضی تبادلہ حیدرآباد ہوگیا، تو بھی کراچی کی جماعت نے ان کو اپنا امیر منتخب کیا تھا۔

خاکسار کو اپنے سے بڑے اور بزرگ احباب کے سامنے زیادہ باتیں کرنے سے طبعاً ہمیشہ حجاب رہا ہے۔ اور ہر لیڈر اور منتظم کو کام چلانے کے لئے مخلص ساتھیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک کامیاب لیڈر کے لئے ہر کارکن کی نفسیات کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے اور کارکنوں کی وسعتِ قلبی اور ظرف کے مطابق ان سے سلوک کرنا اور کام لینا ہوتا ہے۔ محترم چوہدری صاحب اس گر کو سمجھتے تھے۔ بعض احباب کو برسر مجلس ٹوک دیتے، لیکن وہ خوب جانتے تھے کہ وہ احباب سمجھتے ہیں کہ برسر مجلس ان کو ٹوکنا دراصل تمام جماعت کو سمجھانے کے لئے ہے۔ بعض کارکن جلد ناراض ہو جاتے ہیں، جلد خوش ہو جاتے ہیں۔ محترم چوہدری صاحب ہر کارکن کی نفسیات کے مطابق اس سے سلوک فرماتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ کراچی کی جماعت میں سے محترم چوہدری صاحب کے تربیت یافتہ ایسے کارکن میدان عمل میں آ گئے ہیں جو بظاہر ابتداء میں کراچی میں صفِ اوّل میں نظر نہیں آتے تھے۔ مگر انہوں نے صدقِ دل کے ساتھ محترم چوہدری صاحب سے اکتساب کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ محترم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب کو اپنا مقام قرب عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد و نسل میں خدمت دین اور انسانیت کے جذبہ کو ہمیشہ قائم رکھے۔ اور ان سے تربیت یافتہ احباب جماعت کو بیش از بیش خدماتِ دینیہ کی توفیق عطا کرے اور محترم چوہدری صاحب کے درجات میں ہمیشہ بلندیاں عطا فرماتا رہے۔

ابجد

محض علمی دلچسپی کی خاطر یہ خط شائع کیا جا رہا ہے۔

آپ نے ۲۶ مارچ ۱۹۹۰ء کے الفضل میں حروف ابجد کے موجد ابجد کے سات بیٹوں کے ناموں کا ذکر کر کے قارئین کو اس مضمون پہ مزید روشنی ڈالنے کی دعوت دی ہے۔

ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے اپنی کتاب "من کی دنیا" میں حروف ابجد کے اعداد اور اللہ تعالیٰ کے جمالی ناموں جو تعداد میں ۷۸ ہیں میں ایک روحانی رابطہ کا ذکر کیا ہے۔ اُس کی لمبی چوڑی تفصیل میں گئے بغیر اُس کا مفہوم یوں بنتا ہے کہ کسی بھی نام کے حروف ابجد کے اعداد کی مجموعی تعداد کو اگر اللہ تعالیٰ کے کسی ایک یا زیادہ جمالی اسمائے حسنیٰ کی تعداد کے مطابق وضع کرکے جو اسماء حاصل ہوں ان کا اگر ورد حرزِ جان بنا لیا جائے تو اکثر دینی اور دنیوی رنج والم کے لئے تیر بہدف نسخہ حاصل ہو جاتا ہے مثلاً لفظ نور محمد کے اعداد میزان میں ۳۴۸ بنتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ بصیر اور ولی کی تعداد بھی ۳۴۸ بنتی ہے۔ چنانچہ یا بصیر یا ولی کا ورد نور محمد کے نام کے شخص کے لئے باعث دینی اور دنیوی فلاح ہوگا۔

اگر آپ کے نام نسیم سیفی کا تعویذ وضع کرنا ہو تو یوں بنے گا۔

ن	س	ی	م	س	ی	ف	ی	کل تعداد
۵۰	۶۰	۱۰	۴۰	۶۰	۱۰	۸۰	۱۰	۳۲۰

اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے دو صفاتی نام یعنی بصیر اور حیّ کی تعداد ۳۲۰ بنتی ہے جس کا یہ مطلب ہوا کہ یا بصیر یا حیّ یا اس کا الٹ کا ورد آپ کی حفاظت کرے گا۔

برق صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے زندگی میں بڑی پریشانیاں اٹھائی ہیں مگر جب سے مجھے ایک بزرگ نے میری شقاوت کا توڑ یہ نسخہ بتایا ہے۔ اور میں نے اس پر عمل کیا ہے۔ میں آسودہ حال نہ صرف دنیوی طور پر بلکہ ذہنی اور دینی طور پر بھی ہو گیا ہوں۔ ایک ایرانی آقائے سید حافظیان مشہدی اپنی کتاب "لوح محفوظ" جو حروف ابجد کی شرح توضیحات و اشارات پر ایک مضبوط افتخاریہ ہے میں بڑی دقیق تحقیق کے بعد اس طرح ختم کرتے ہیں۔

حقائق کھلتے جاتے ہیں بہت مسرور رہتا ہوں
تحیر بڑھتا جاتا ہے میں جتنی دور جاتا ہوں

میجر (ریٹائرڈ) محمد نذیر بھٹی

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

مکرمہ امتہ الرشید ملک صاحبہ صدر لجنہ ضلع جہلم کی بیٹی عزیزہ فرح دیبا بنت ملک عنایت اللہ خان صاحب جہلم کا نکاح یکم مارچ ۱۹۹۰ء بہمراہ عزیزم شیخ نعیم احمد ابن شیخ عبدالرشید صاحب گجرات کے ساتھ بعوض بیس ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی منیر الدین صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ اسی دن تقریب رخصتی عمل میں آئی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

بازیافتہ

"کسی گم شدہ زیور کا ایک حصہ ایک دوست دے گئے ہیں۔ جن کا ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی سے لے جائیں"

اعلان دارالقضاء ربوہ

"محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ بیوہ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب سلیم (معلم وقفِ جدید) آف چک ۳/۵۳، ڈاکخانہ بچیکی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند کے پراویڈنٹ فنڈ کی رقم مبلغ ۶۱۵۴/۵۰ روپے اُن کو ادا کیا جائے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر دارالقضاء کو اطلاع دی جائے"

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

آپ نے ۱۹ جنوری ۱۹۷۹ء کو وفات پائی اور مخدوم بزرگان کے آبائی قبرستان "خانقاہ مخدوم صاحب" واقع میانی ضلع سرگودھا میں حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ اور دوسرے بزرگانِ دین کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ ترین جگہ عطا فرماوے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

میں توسیع کرے اور غرباء کی خبرگیری کرے ہر قوم میں کوئی نہ کوئی دن ایسا ضرور ہوتا ہے۔ جس میں عام طور سے خوشی منائی جاتی ہے۔ بہت عمدہ لباس پہنا جاتا ہے اور عمدہ کھانا کھاتے ہیں۔

(خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۶۹)

حبوب مفید اطہرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذہین اور مستحق طلبہ کیلئے وظائف کی سکیم "ادائیگی حقوق طلبہ"

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ۱۹۸۰ء میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے تعلیمی وظائف کی ایک سکیم کا اعلان فرمایا۔ یہ سکیم "وظائف ادائیگی حقوق طلبہ" کہلاتی ہے ان وظائف کی رقوم صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سے ادا کی جاتی ہیں۔ یہ وظائف نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ ربوہ جاری کرتی ہے۔ اس کے مختصر قواعد و ضوابط مندرجہ ذیل ہیں۔

I. وظائف کا فیصلہ طلبہ و طالبات کی تعلیمی کارکردگی اور ان کے والدین کی اقتصادی حالت کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے اور حسب توفیق صرف اسی قدر امداد دی جاتی ہے جو کسی طالبعلم کے حالات اور درجہ تعلیم کے لحاظ سے ضروری ہو۔

II. درخواست امیدوار اور اس کے والد کی طرف سے مطبوعہ فارم پر متعلقہ امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ وصول کی جاتی ہے۔

III. محکمہ تعلیم بورڈ یا یونیورسٹی کے سالانہ امتحان میں کم از کم ساٹھ فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔

ناظر تعلیم

اعلان

"تشحیذ الاذہان" اور "خالد" مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام شائع ہونے والے دو رسالے ہیں جو بچوں اور نوجوانوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور انہیں جماعت کے بارے میں نہایت ضروری معلومات فراہم کرتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ نیکی کی اس جاری شدہ نہر کو گھر گھر پہنچانے میں ہماری معاونت فرمائیں۔ اگر آپ کے کوئی عزیز بیرونِ ملک مقیم ہوں تو یہ رسائل ان کے نام جاری کروا کر جہاں آپ اپنے اعزہ و اقرباء کی تربیت اور دینی تعلیم کو بہتر کرنے کے باعث بنیں گے وہاں یہ امر ادارہ کی بہتری اور ترقی میں بھی ممد و معاون ثابت ہو گا۔ مزید تفصیلات کے لئے مینجر ادارہ خالد، تشحیذ سے رجوع کریں۔

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی

پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاکوٹی اینڈ سنز

فون: ۶۸۵۵۱۱

خبریں

ملکی خبریں

○ پورے کراچی میں فوج متعین کر دی گئی ہے۔ الطاف حسین کی بھوک ہڑتال اور نجیب احمد پر قاتلانہ حملے کے بعد حالات خراب تر ہو رہے ہیں۔ کراچی میں کالج پہلے ہی بند تھے اب سکول بھی بند کر دیئے گئے ہیں۔ سارے شہر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ سڑکوں سے ٹرانسپورٹ بھی غائب ہو گئی ہے۔

○ نواز شریف اور الطاف حسین کے درمیان تنہائی میں دو گھنٹے تک ملاقات ہوئی نواز شریف نے الطاف حسین پر زور دیا کہ وہ بھوک ہڑتال ختم کر دیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بھوک ہڑتال کے دباؤ میں آ کر قاتل رہا نہیں کئے جا سکتے۔

○ سکھر میں دوسرے دن بھی فائرنگ اور چھرا گھونپنے کی وارداتیں جاری ہیں ایک شخص ہلاک اور ۶ زخمی ہو گئے۔

○ سیالکوٹ میں ایک طلبہ تنظیم کی طرف سے فائرنگ اور ہنگامہ کے نتیجہ میں ۴ پولیس والے زخمی ہو گئے۔ مختلف علاقوں میں کئی گاڑیوں، دوکانوں اور بینکوں کو نقصان پہنچا۔ شہریوں نے کاروبار بند کر دیا۔

○ گجرات میں طلبہ نے کنڈکٹر کو مار مار کر ہلاک کر دیا۔ جی ٹی ایس کے ملازمین نے اس واقعہ کے بعد ہڑتال کر کے ٹریفک بلاک کر دی۔ پولیس نے ۴ طلباء کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ رکن قومی اسمبلی ملک بشیر الدین پر قاتلانہ حملے کے الزام میں مصطفیٰ کھر کے خلاف پرچہ درج کر لیا گیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ ایٹمی توانائی کے بین الاقوامی ادارے کے انسپکٹر عراق کی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کر رہے ہیں اور وہ اسکی رپورٹ بھی شائع کریں گے تاحال اس ادارے کو ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا جس سے ثابت ہوتا ہو کہ عراق ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے روک تھام کے سمجھوتے کی خلاف ورزی کر رہا ہے جس پر اس نے ۱۹۶۹ء میں دستخط کئے تھے۔

○ جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے افریقن نیشنل کانگرس کے ممبر محمد رفیق روین کو بم مار کر ۱۷ افراد کو زخمی کرنے کے جرم میں ۱۵ برس قید کی سزا سنائی ہے۔ ۳۶ سالہ روین نے اعتراف کیا کہ اس نے گذشتہ چار ماہ کے دوران ڈربن میں پولیس کی عمارتوں پر تین دفعہ بموں سے حملے کئے۔ اس نے عدالت میں کہا کہ وہ افریقن نیشنل کانگرس کی قیادت کے کہنے پر دوبارہ بھی ایسا کرے گا۔ محمد رفیق روین نیشنل پوسٹ اخبار کا سابق نیوز ایڈیٹر ہے

○ آرمینیا میں ۱۵ مسلح افراد نے سوویت وزارت داخلہ کی خصوصی فوج کے پانچ سپاہیوں کو اغواء کر لیا۔ اغواء کرنے والے مسلح ہو کر پولیس کی ایک چوکی پر آئے اور فوجیوں کو غیر مسلح کر کے ایک بس میں ڈال کر نامعلوم مقام کی طرف لے گئے۔

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

• گوجرانوالہ فون ۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۶
• قلعہ کالروالہ • ملتان • کراچی

پتہ